بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناراضگی کی وجہ سے چار ماہ سے زائد عرصہ جسمانی تعلق قائم نہ ہو تو کیا طلاق ہو جاتی ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بیوی، شوہر کی زیادتی کی وجہ سے ناراض ہو، اور شوہر بیوی سے جسمانی تعلق بھی قائم نہ کرے، تو کیا 4 ماہ 10 دن بعد طلاق ہو جاتی ہے ؟

جواب

اگر شوہر نے بیوی کے ساتھ میاں بیوی والے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم وغیرہ نہیں کھائی تھی، بس ویسے ہی محض ناراضگی کی وجہ سے 4 ماہ یا اس سے زائد عرصہ میاں بیوی والے تعلقات قائم نہ کرے، تو محض اتنی بات سے طلاق واقع نہیں ہوتی، ہاں! شوہر پر وقتاً فوقتاً بیوی سے جماع کرنا لازم ہے کہ جس سے اسے پریشان نظری پیدا نہ ہو، اور اس کی اجازت و رضامندی کے بغیر، بلاعذر صحیح شرعی چار ماہ تک تعلقات قائم نہ کرنا، جائز نہیں۔ نیز عورت کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ بلاعذر صحیح شرعی مرد کو اپنے قریب آنے سے منع نہ کرے۔

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ سے سوال ہوا کہ : "نصیبن نامی خاتون اپنے شوہر کے گھر سے کسی اور کے ہاں چلی گئی اور اس بات کو دس سال گزر گئے، تو کیا اب وہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا ابھی تک طلاق نہیں ہوئی ؟"
تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا : ”جبکہ زید نے ہنوز (ابھی تک) طلاق نہ دی، نصیبن بدستور اس کے نکاح میں باقی ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 313، 314، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
میاں بیوی کے محض جدا رہنے سے طلاق واقع نہ ہونے کے متعلق صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اٹھارہ سال سے اپنی زوجہ سے الگ ہے، تو کیا اس سے نکاح ختم ہو گیا ؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا : "اگر طلاق نہ دی ہو، تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں، اٹھارہ سال باہر رہنے سے نکاح نہیں ٹوٹا۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 2، صفحہ 24، مکتبہ رضویہ، کراچی)
یونہی حضرت مفتی محمد خلیل خان البرکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”فتاوی خلیلیہ“ میں لکھتے ہیں : ”کسی مجبوری و ضرورت کے ماتحت یا بلا ضرورت عورت سے دور رہا، تو محض اس دوری سے نکاح نہیں ٹوٹتا“ (مزید اسی میں ہے) ”عورت کے گھر بیٹھ جانے سے نہ تو نکاح ختم ہوتا ہے اور نہ طلاق پڑتی ہے، نکاح و مہر بدستور قائم رہتا ہے اور جب نکاح باقی ہے تو اس صورت میں عورت کہیں اور نکاح نہیں کر سکتی“۔ (فتاوی خلیلیہ، جلد 3، صفحہ 155، 173، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حقوق زوجیت سے متعلقہ جزئیات :

فتاویٰ رضویہ میں ہے "بالجملہ عورت کو نان ونفقہ دینا بھی واجب اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب اور گاہ گاہ اس سے جماع کرنا بھی واجب جس میں اسے پریشان نظری نہ پیدا ہو اور اسے معلقہ کردینا حرام اور بے اس کے اذن ورضا کے چار مہینے تک ترکِ جماع بلاعذر صحیح شرعی ناجائز۔" (فتاوی رضویہ، ج13، ص446، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بدائع الصنائع میں ہے "ومنها وجوب طاعة الزوج على الزوجة إذا دعاها إلى الفراش" ترجمہ: ان احکام میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر کی اطاعت بیوی پر واجب ہے جب وہ اسے بستر پر بلائے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ334، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اور عورت پر مرد کا حق خاص امور متعلقہ زوجیت میں اللہ ورسول کے بعد تمام حقوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرض اہم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ380، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5451

تاریخ اجراء: 14 ربیع الآخر 1448ھ/26 ستمبر 2026ء